باسمہ سبحانہ

ابو حنیفہ

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی غلام تھے تیم اللہ ابن ثعلبہ جو حمزہ تیلی کے قبیلے سے تھا یہ قبیلہ خز فروخت کرتا۔ ابو حنیفہ کے دادا زوطی کابل کا باشندہ تھے جو غلامی میں آگئے تھے مگر ان کے والد ثابت مسلمان پیدا ہوئے۔ بقول ابو حنیفہ کے یہ ۸۰ ھ میں پیدا ہوئے تھے اور ان کے باپ ثابت کو حضرت علیؑ نے برکت کی دعا دی تھی اور اسی وجہ سے اللہ نے دعا قبول کرلی۔ ان کے دادا نے حضرت علیؑ کو نوروز کے دن فالودہ کا تحفہ پیش کیا جس پر حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ہمارا ہر دن نوروز ہوتا ہے۔ ابو حنیفہ کے اصحاب کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ اصحاب رسول کی ایک جماعت سے ملے تھے اور اُن سے روایات لی ہیں مگر یہ بات اہل نقل کے نزدیک ثابت نہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ "تاریخ بغداد" میں ابو حنیفہ کے بارے بہت کچھ لکھا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ابو حنیفہ نے خواب دیکھا کہ آپ رسولؐ اللہ کی قبر مطہر کو اکھیڑ رہے ہیں۔ (اس خواب کی تعبیر ناظرین کے ذمہ ہے)۔
تاریخ ابن خلکان المعروف وفیات الاعیان وابناء الزمان جلد ۵ ص ۳۵۹ طبع نفیس اکیڈمی کراچی۔

ابو حنیفہ کو فخر ہو تو ہو مگر یہ ہمارے لئے ہرگز باعث فخر نہیں کہ ابو حنیفہ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کے شاگرد تھے۔ چنانچہ تاریخ کی کتابوں میں اُن کا یہ فخریہ جملہ ملتا ہے لولا السنتان لهلك النعمان یعنی اگر یہ دو سال نہ ملتے تو (جو امام محمد باقر اور امام جعفر علیہما السلام کی خدمت میں بسر ہوئے) نعمان (ابو حنیفہ) ہلاک ہو گیا ہوتا۔
(عبد الحلیم جندی کتاب امام جعفر صادق ص ۸۳، نظرات فی الکتاب الخالد ۃ، موالف حامد مفتی طبع قاہرہ، تفسیر جامع الجوامع موالف الطبرسی ج اول ص ۱۹۳، عبد اللہ ابن سبا موالف السید عسکری ج اول ص ۱۶، المراجعات سید شرف الدین ص ۱۵)۔

علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرت نعمان میں تحریر فرماتے ہیں" ابن تیمیہ کا یہ قول کہ ابو حنیفہ، امام جعفر صادقؑ کے ہم عصر تھے شاگرد نہیں تھے یہ دعوی غلط اور بے بنیاد ہے۔ حقیقتاً امام ابو حنیفہ، امام جعفر صادق کے شاگرد تھے"۔

امام شافعی نے بیان کیا ہے امام مالک سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے ابو حنیفہ کو دیکھا ہے؟ تو امام مالک نے کہا ہاں میں نے اس شخص کو دیکھا ہے اگر وہ تجھ سے اس ستون کے متعلق بحث کرے تو اپنی حجت سے اسے سونے کا ثابت کردے۔ ابو حنیفہ قیاس کے امام تھے۔ ابو حنیفہ کی وفات ۱۵۰ ھ میں ہوئی اور بغداد میں دفن ہوئے۔ تاریخ ابن خلکان المعروف وفیات الاعیان وابناء الزمان جلد ۵ ص ۳۵۹ طبع نفیس اکیڈمی کراچی۔

علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب الفاروق ص ۳۴۸ میں قیاس کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں کہ "ائمہ اربعہ یعنی امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل سب قیاس کے قائل ہوئے ہیں اور ان کے مسائل کا ایک بڑا ماخذ قیاس ہے، لیکن قیاس کی بنیاد جس نے ڈالی وہ حضرت عمر فاروق ہیں۔ ابن حزم، داؤد ظاہری وغیرہ ہم سے قیاس کے قائل نہ تھے حالانکہ اجتہاد کا درجہ رکھتے تھے اور مسائل شرعیہ میں اجتہاد کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر کے زمانے تک مسائل کے جواب میں قرآن مجید، حدیث اور اجماع سے کام لیا جاتا تھا۔ قیاس کا وجود نہ تھا"۔ علامہ موصوف نے اس کے لئے مسند دارمی، ص ۳۲ کا حوالہ دیا ہے۔

"محبوب سبحانی غوث اعظم دستگیر پیران پیر" عبد القادر جیلانی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین کے ص ۱۸۱ میں لکھتے ہیں "فرمایا رسول اکرم نے سب سے بُرے اور بڑی بلا کے وہ فرقے ہوں گے جو دین کے کاموں میں اپنے قیاس اور عقل سے کام لیں گے۔ حرام کو حلال، حلال کو حرام بنائیں گے"۔

امام جعفر صادق نے ابو حنیفہ کی سخت مذمت کی اور کہا کہ تم قیاس سے کام کرتے حالانکہ جس نے سب سے پہلے قیاس کیا وہ شیطان تھا جب اس نے کہا میں آگ سے بنا ہوں اور آدم مٹی سے اور آگ مٹی سے افضل ہے۔ تاریخ ابن خلکان المعروف وفیات الاعیان وابناء الزمان جلد ا ص ۳۲۷ طبع نفیس

اکیڈمی کراچی

امام الحرمین ابو المعالی عبد الملک الجوینی نے اپنی کتاب مغیث الخلق فی اختیار الاحق میں بیان کیا ہے کہ سلطان محمود بن سبکتگین ابو حنیفہ کے مذہب پر تھا اور علم حدیث کا بڑا شوقین تھا۔ اُس نے فریقین کے فقہا کو جمع کیا اور ان سے کہا کے تم اپنے مذہب کی حقانیت کے بارے میں بحث کرو۔ چنانچہ یہ طے پایا گیا کہ اُس کے سامنے دو رکعت نماز پڑھیں شافعی مذہب کے مطابق اور ابو حنیفہ کے مذہب کے مطابق۔ تاکہ سلطان کو اس بارے میں غور و فکر کر سکے کہ کون حق پر ہیں۔ اس پر القفال مروزی نے مکمل طہارت اور طہارت کے معتبر شرائط، ستر، استقبال قبلہ کے ساتھ نماز پڑھی اور کہا کہ یہ وہ نماز ہے کہ اس سے کم کو امام شافعی نماز قرار نہیں دیتے۔ پھر انہوں نے اس طریق پر نماز پڑھی جس کو ابو حنیفہ کی فقہ میں جائز سمجھی جاتی ہے۔ اس نے کتے کا رنگا ہوا (دباغت) چمڑا پہنا اور اس لباس کے چوتھے حصے کو نجاست سے آلودہ کیا اور نبیذ (شراب) سے وضو کیا اور وہ بھی اُلٹا پلٹا بغیر نیت کے نماز میں فارسی میں تکبیر الحرام کہی پھر بغیر رکوع کے اور بغیر فصل کے مرغ کی طرح دو ٹھونگیں سجدہ کے ماری پھر تشہد پڑھا اور اس کے آخر میں سلام پڑھنے سے قبل پاد ماری (گوز) اور کہا اے سلطان یہ ہے ابو حنیفہ کی نماز۔ سلطان نے کہا اگر یہ نماز اگر تم ثابت نہ کر سکو کہ یہ ابو حنیفہ کی ہے تو میں تمہاری گردن ابھی مار تا ہوں کیونکہ اس قسم کی نماز کسی دین میں جائز نہیں قرار پا سکتی۔ القفال نے کتب خانے ابو حنیفہ کی کتاب نکال کر دی۔ سلطان نے ایک نصرانی کاتب کو دونوں مذاہب کی کتابیں پڑھنے کا حکم دیا تو ابو حنیفہ کی نماز ایسے ہی پائی گئی جیسے القفال نے بیان کی تھی۔ چنانچہ سلطان نے ابو حنیفہ کے مذہب کو چھوڑ کر امام شافعی کے مذہب کو اختیار کیا۔ تاریخ ابن خلکان المعروف وفیات الاعیان وابناء الزمان جلد ۵ ص ۱۰ طبع نفیس اکیڈمی کراچی۔

کنز الدقائق کی تالیف امام عبد اللہ بن احمد محمود نسفی نے کی اور اس کا فارسی ترجمہ ملا اللہ برادر شاہ عبد الحق محدث دہلوی نے کی اور اسکا اردو ترجمہ احسن المسائل کے عنوان سے اور تحفۃ العجم کے نام سے کیا گیا۔ چنانچہ احسن المسائل مترجم محمد احسن صدیقی نانوتوی نے صفحہ ۴۴ باب "نماز پڑھنے کی کیفیت میں" میں لکھا ہے کہ "نماز کے شروع میں اللہ اکبر تکبیر الحرام کی جگہ فارسی میں "خدا بزرگ است" کہا جائے تو نماز درست اور یہی حال نماز میں قرات قرآن میں بھی ہے عربی کے بدلے فارسی میں سورہ حمد اور دیگر سورہ پڑھا جا سکتا ہے۔ اور دوسرا سورہ میں تین آیتیں بھی پڑھ لے تو کافی ہے۔

صفحہ ۵۲ میں تحریر ہے کہ گنوار، فاسق معلن (جو بدکاری میں مشہور ہو) اور بدعتی (جو مذہب اہل سنت کے خلاف رکھتا ہو) اور اندھا، حرام زادہ کے پیچھے نماز جائز ہے مگر مکروہ ہے۔

اس کتاب کے صفحہ ۵۴ میں ہے کہ اگر نمازی کا وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ وضو کرے اور جس جگہ سے نماز چھوڑی تھی وہاں شروع کرے۔ اگر قیام میں چھوڑا تھا تو قیام سے اگر رکوع میں چھوڑا تھا اسی رکوع سے شروع کریں علی ہذا القیاس نئے سرے نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

برادران اسلام میں زیادہ تعداد ابو حنیفہ کے ماننے والوں کی ہے اور ان میں اکثر کو پتہ بھی نہیں مسلمانوں کی بڑی بڑی شخصیتوں نے ابو حنیفہ کے بارے میں کیا کیا لکھا ہے۔

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن سعد البصری متوفی ۲۳۰ھ اپنی کتاب طبقات ابن سعد میں ایک مقام پر تابعین کے پانچویں طبقہ میں جلد ششم ص ۳۹۰ پر اور مکرر جلد ہفتم ص ۳۴۱ میں بغداد کے محدثین کے طبقہ میں ابو حنیفہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث میں ضعیف تھے۔

عبد القادر جیلانی جن کو عقیدت مند محبوب سبحانی اور غوث اعظم، دستگیر اور نا معلوم کیا کیا مانتے ہیں اپنی کتاب غنیۃ الطالبین طبع مکتبہ ابراہیمیہ لاہور کے صفحہ ۱۸۲ پر تہتر فرقوں کا بیان کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ "اصل میں یہ تہتر (۷۳) گروہ دس گروہ ہیں۔ (۱) اہل سنت، (۲) خارجی

(۳)شیعہ (۴)معتزلہ، (۵)مرجیہ (۶) مُشَبِّہَہ ، (۷) جہمیہ، (۸)ضراریہ، (۹)بخاریہ، (۱۰) کلابیہ۔ پس اہل سنت ایک ہی گروہ ہے اور خارجی فرقے میں ۱۵ فرقے ہیں اور معتزلہ میں ۶ فرقے ہیں اور بارہ فرقے مرجیہ میں ہیں اور ۳۲ فرقے شیعہ کے ہیں جہمیہ، بخاری، ضراریہ، کلابیہ ہر ایک اُن میں ایک ایک گروہ ہے اور تین گروہ اہل مُشَبِّہَہ کے ہیں۔ پس یہ سب ملاکر تہتر فرقے ہوئے جیسا کے رسول اکرم نے انکی خبر دی تھی اور فرمایا تھا کہ صرف ایک گروہ ہی نجات پانے والا ہے وہ ہے اہل سنت والجماعت کا"۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۹۳ میں عبد القادر جیلانی "محبوب سبحانی، پیران پیر" لکھتے ہیں کے مرجیہ فرقہ میں بارہ فرقے ہیں " جہمیہ، صالحیہ، شمریہ، یونسیہ، یونانیہ، بخاریہ،، غیلانیہ، شبیبیہ، حنفیہ، معاذیہ، مریسیہ، کرامیہ۔ اسکے بعد صفحہ ۱۹۴ حنفیہ کی تفصیل میں لکھتے ہیں کہ یہ حنفیہ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے پیروکار ہیں۔ چنانچہ بربنائے عبد القادر جیلانی (۱) حنفیہ فرقہ اہل سنت میں سے نہیں ہے، (۲) اور چونکہ صرف اہل سنت ہی جنتی ہیں اور نجات پانے والے ہیں لہذا حنفیہ فرقہ جنتی نہیں ہیں۔ غنیۃ الطالبین طبع مکتبہ براہیمیہ لاہور ص ۱۸۲۔ ۱۹۳

ابو حنیفہ نے ۵۰ حدیثیں روایت کیں اور ان میں بھی نصف سے زیادہ غلط تھیں۔ اور دار قطنی وغیرہ نے ابو حنیفہ کو حدیث کے ضعیف راویوں میں لکھا اس لئے وہ محدث نہیں ہو سکتے البتہ وہ قیاس کے امام تھے۔ لغات الحدیث علامہ وحید الزمان جلد اول ص ۸۰۔

ڈاکٹر محمود مصری نے ایک مقالہ لکھا "شیعہ اور سنی" جو مصر میں "مختار الاسلامی" شمارہ ۹۰، طبع ۸ جمادی الاول ۱۴۰۶ھ صفحہ ۱۳ میں تحریر کرتے ہیں۔

Imam Malik said that Abu Hanifa was the worst of people and that it would have been easier for him to raise his sword against Muslim.

الخطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ تاریخ بغداد و مدینۃ الاسلام طبع ۱۴۱۷ھ دار العلمیہ بیروت، جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۲ میں کہ "امام مالک نے کہا کہ ابو حنیفہ کا فتنہ زیادہ نقصان دہ بہ نسبت شیطان کے فتنہ سے"۔

اسی کتاب کے صفحہ ۳۹۶ پر ہے کہ "امام مالک نے کہا کہ اسلام کو ابو حنیفہ سے زیادہ کسی نے نقصان نہیں پہنچایا"۔

اسی کتاب کے صفحہ ۳۹۸ ہے کہ "امام شافعی نے کہا کہ امام ابو حنیفہ سے زیادہ کسی نے بھی دین میں فساد نہیں کیا۔"

اسی کتاب کے صفحہ ۴۱۱ میں امام شافعی کا قول کہ "ابو حنیفہ کے فتوے مسلسل ایسے بدلتے ہیں جیسے گرگٹ کا رنگ"۔

اسی کتاب کے صفحہ ۴۵۳، ۴۵۴ پر ہے کہ ابن مبارک کہتے ہیں جو شخص ابو حنیفہ کی کتاب "الحیل" پڑھ لے تو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر سکتا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کتاب الحیل کو شیطان کے سوا کسی اور نے بنائی ہو۔ وہ مجلس جس میں نبیؐ پر درود نہ بھیجا گیا ہو وہ ابو حنیفہ کی مجلس ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ ۴۱۰ پر ہے کہ "امام شافعی کہتے تھے کہ میں نے ابو حنیفہ کے پیروکاروں کی ایک کتاب دیکھی جس میں ۱۳۰ ورق تھے اس میں سے ۸۰ ورق قرآن اور سنت کے خلاف تھے"۔

اسی کتاب جلد ۱۳ ص ۴۰۷ پر ابو حنیفہ کا فتویٰ درج ہے کہ "کوئی شخص اپنے باپ کو قتل کرے اور اپنی ماں سے نکاح کرے اور اپنے باپ کی کھوپڑی میں شراب پئے تو بھی مومن باقی رہتا ہے"۔

شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص ۱۵۲ پر تحریر ہے کہ امام ابو حنیفہ ۱۰۰ مرتبہ اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا۔ اسی کتاب کے ص ۷۰ پر ہے کہ یزید چھٹا خلیفہ رسولؐ تھا۔

کتاب غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در مختار مطبع نو لکشور لکھنو جلد اول ص ۲۵۹ کتاب الصلوۃ باب الامامۃ میں ہے اگر مسجد میں دو امام نماز کے لئے جمع

ہو جائیں تو زیادہ حق کس کا ہو گا اس کا تصفیہ اس طرح ہو گا (۱) جس کے پاس مال زیادہ ہو (۲) جس کی شان و شوکت زیادہ ہو، (۳) جس کی بیوی زیادہ خوبصورت ہو (۴) جس کا سر بڑا ہو اور عضو تناسل چھوٹا ہو۔

اس کتاب اور جلد دوم ص ۱۷ کتاب النکاح باب النکاح الکافرین میں تحریر ہے "جو نکاح بسبب حرمت محل کے حرام ہے (جیسے باپ بھائی، ماں، بہن وغیرہ) تو جائز ہے مشائخ عراق نے کہا کہ ایسا نکاح جائز نہیں بلکہ فاسد ہو گا مگر پہلا قول جو از نکاح محارم کے ساتھ صحیح ہے پس اس مرد پر عورت کا نفقہ واجب ہو گا اور جو کوئی اس (مرد اور عورت) کو زانی کہے گا اس پر حد قذف جاری کی جائے گی۔

غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در مختار مطبع نولکشور لکھنو جلد دوم ص ۳۱۶ میں ہے "اجرت پر لی ہوئی عورت سے زنا کرنے پر کوئی شرعی حد نہیں"۔

تحفۃ المجم ترجمہ اردو کنز الدقائق کتاب الحدود ص ۱۷۵ میں ہے "اگر اپنی محرم عورت سے نکاح کیا اور صحبت کی یا اجنبی عورت سے معین مقام کے سوا اور جگہ سے کام نکالا یا کسی کے ساتھ لواطت کی یا کسی جانور کے ساتھ حرکت کی یا دار الحرب میں یا باغیوں کے ملک میں زنا کیا تو حد نہیں"۔

اسی صفحہ پر ہے "اگر اجرت دے کر زنا کیا تو حد نہیں"۔

اسی کتاب کے صفحہ ۱۷۶ پر تحریر ہے کہ "اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ زید نے ہندہ سے زبردستی زنا کیا اور دو گواہوں نے گواہی دی کہ ہندہ راضی تھی تو حد نہیں"۔

امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر جلد سوم ص ۳۶۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "امام ابو حنیفہ کے نزدیک ماں سے نکاح کرنے پر کوئی حد نہیں"۔

فتاوی قاضی خان طبع ۱۹۳۶ء جلد ۴ ص ۸۲۰ کتاب الحدود میں ہے "شوہر دار عورت سے زنا کرنے پر کوئی حد نہیں"۔

اس کتاب اور صفحہ ۸۲۱ پر ہے "ماں، بہن، بیٹی، خالہ سے بعد از نکاح زنا کرنے پر کوئی شرعی حد نہیں ہے"۔

علامہ جلال الدین سیوطی اپنی کتاب "تاریخ الخلفاء"۔ طبع نفیس اکیڈیمی کراچی طبع پنجم مئی ۱۹۸۳ء صفحہ ۲۸۷ پر لکھتے ہیں کہ "سلفی نے ابن مبارک کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہارون رشید کا خلیفہ بننے کے بعد ایک لونڈی پر دل آگیا اور اس سے اپنی خواہش پوری کرنی چاہی تو لونڈی نے کہا کہ یہ آپ کے لئے جائز نہیں کیونکہ میں آپ کے باپ کے ساتھ رہ چکی ہوں۔ چنانچہ اس نے امام ابو یوسف سے مسئلہ پوچھا، امام ابو یوسف نے کہا کیا ضروری ہے کہ یہ سچ بول رہی ہے۔ ابن مبارک کا بیان ہے کہ "کن کن امور پر تعجب کروں کیا اس بادشاہ پر جس کے قبضہ میں مسلمانوں کی حکومت ہے جو اپنے باپ کی عزت کا بھی خیال نہیں کرتا۔ یا اس لونڈی پر جس نے ایسے بڑے بادشاہ سے صحبت کرنے سے انکار کیا یا روئے زمین کے اسوقت کے فقیہ و قاضی پر جس نے فتویٰ دیا کہ اپنے والد کی مدخولہ سے مل سکتے ہو اور اپنی خواہش پوری کر سکتے ہو اور یہ بوجھ (گناہ) کا اپنی گردن پر لادلیا"۔

اسحٰق بن راھویہ کا بیان ہے ہارون نے امام ابو یوسف سے جب یہ مسئلہ پوچھا اور خوش ہو کر ایک لاکھ درہم دینے کا حکم دیا اس پر امام صاحب نے کہا صبح ہونے سے پہلے ہی ادائیگی کا انتظام فرما دیجئے۔

قاضی ابو یوسف خلیفہ امام ابو حنیفہ سال کے آخر میں اپنا مال اپنی بیوی کو دے دیا کرتے تھے اور بیوی کا مال اپنے نام تاکہ زکوٰۃ ساقط ہو جائے۔

احیاء العلوم امام غزالی جلد اول ص ۵۹۔

اس مضمون میں ہم نے خطیب بغدادی کی کتاب تاریخ بغداد کا حوالہ دیا۔ یہ مناسب ہے کہ خطیب بغدادی کا تعارف بھی کرا دیا جائے:

حافظ ابو بکر احمد بن علی الخطیب بغدادی صاحب تاریخ بغداد کی ولادت ۳۹۲ھ م ۱۰۰۲ء اور وفات ۴۶۳ھ م ۱۰۷۱ء۔ علامہ ذہبی تذکرۃ الحفاظ جلد سوم ص ۱۱۵۸ نے ان کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ بہت بڑے عالم نامور حافظ حدیث تھے۔ ابو الحسن ہمدانی کہتے ہیں خطیب کی وفات کے ساتھ یہ علم بھی مر گیا۔ بہت سی کتب تواریخ میں ان کی تاریخ کے حوالے ملتے ہیں اور ان پر اعتماد و اعتبار کیا گیا ہے مثلاً تاریخ الخمیس، مواہب